OPEN ACCESS
Iḥyā ʾal ʿulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok.com

Iḥyā ʾal ʿulūm, Vol.:24, Issue:1, Jan-June 2024
PP: 12-21

تبیان الفرقان میں علامہ غلام رسول سعیدی کے تفسیری منہج کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Methodology of Tafsir Tibiyan al-Furqan by Allama Ghulam Rasool Saeedi

Imran Hussain
M.Phil Scholar, Department of Quran and Tafisr, AIOU, Islamabad

Dr. Muhammad Shahid
Assistant Professor & Incharge,
Department of Hadith & Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Abstract

Allama Ghulam Rasool Saeedi is a famous Mofassir and Muhaddith of the 21st century. His works are very numerous. Tibiyan al-Furqan is one of the most important Tafsir. In the case of this commentary, there is a good discussion on the sciences of the Qur'an, in which there are debates on virtues of the Qur'an, compilation and editing of the Qur'an, interpretation and taweel, Nasakh and classes of Mofassirin. In this Tafsir there is a simple and smooth translation of the Qur'an. literal and Shariah meaning are explained in a good way. In it, the style of Tafsir al-Qur'an with Hadith, Tafsir al-Qur'an with history and Tafsir al-Qur'an with Uraf has been adopted. On many places he adopted unique approaches. This Tafsir is very easy to use for scholars and students.

Keywords: Tibiyan al-Furqan, Allama Ghulam Rasool Saeedi, .Methodology of Tafsir

1. مصنف کا تعارف

i. نام ونسب

علامہ غلام رسول سعیدیؒ کی پیدائش 10 رمضان المبارک 1356ھ بمطابق 14 نومبر 1937ء بروز جمعہ دہلی میں ہوئی۔[1] ان کے والد کا نام سید محمد منیر دہلوی تھا ان کے آبا و اجداد عرب سے مغل بادشاہ شاہ جہاں کی فرمائش پر آئے۔ علامہ سعیدیؒ کا نام ابتداء میں احمد منیر رکھا گیا پھر اسے شمس الزمان نجمی سے تبدیل کیا گیا۔ لیکن جب ان کی عمر 21 برس ہوئی تو انہوں نے حضور ﷺ سے

CC BY

وار فتگی اور عشق کی وجہ سے اپنا نام غلام رسول رکھا۔سعیدی لقب کی وجہ ان کی غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی سے بیعت تھی جو کہ 1958ء میں ہوئی۔اس طرح ان کا نام غلام رسول سعیدی مشہور ہوا[2]۔

ii. دینی تعلیم

1958ء میں جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان سے اپنی دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ مولانا محمد نواز اویسیؒ نے بسم اللہ اور کریما سعدی کے تین اشعار پڑھا کر تعلیم کی ابتداء کی اس کے بعد سورۃ البقرۃ کا ترجمہ پڑھایا۔1959ء میں مولانا حافظ عبدالمجید اویسی کے پاس گئے اور فارسی وصرف و نحو کی ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل کی ۔ مولانا عبدالمجید اویسی جب وہاں سے ملتان کے مضافات سکندر آباد میں گئے تو غلام رسول سعیدیؒ بھی وہاں چلے گئے اور پھر وہاں سے مولانا عبدالمجید اویسی جب پکالاڑاں منتقل ہوئے، توعلامہ صاحبؒ وہاں ان سے تعلیم حاصل کرنے پہنچ گئے۔ مولانا عبدالمجید اویسیؒ جب خان پور میں سراج العلوم میں تدریس کے لیے منتقل ہوئے، توعلامہ سعیدیؒ بھی وہاں چلے گئے اور مزید ڈیڑھ سال تک ان کے پاس زیر تعلیم رہے۔ علم صرف کی متعدد کتابوں کے علاوہ ہدایۃ النحو کی تعلیم بھی حاصل کی ۔اسی دوران علامہ اللہ بخش اویسیؒ نے انہیں بتایا کہ لاہور جامعہ نعیمیہ میں پڑھائی بہت اچھی ہے توعلامہ غلام رسول سعیدیؒ اپنے استاد سے اجازت لے کر لاہور آ گئے۔[3]

لاہور میں مفتی محمد حسین نعیمی سے مرقات، جلالین، شرح جامی، اور فلسفہ کی کتاب ہدایۃ الحکمت پڑھی۔ مولانا محمد شریف ہزاروی کے مشورے کے مطابق مزید علم حاصل کرنے کے لیے بندیال جانے کا شوق پیدا ہوا، لیکن اپنے استاد مفتی محمد حسین نعیمی کی اجازت کے بغیر جانا نہ چاہتے تھے، لہٰذا نئے تعلیمی سال کے آغاز تک وہیں رہ گئے۔

1963ء میں لاہور سے بندیال روانہ ہوئے اور دو سال بندیال اور پھر وار چھا میں عطاء محمد صاحب سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مولانا عطاء محمد صاحب سے ترمذی شریف، ہدایہ اخیرین، مسلمۃ الثبوت، توضیح و تلویح، منطق میں ملاحسن، میر زاہد، ملاجلال، رسالہ قطبیہ، قاضی مبارک اور حمد اللہ پڑھیں۔ فلسفہ میں میبذی، صدرا، شمس بازغہ، اور علم معانی میں مختصر المعانی اور مطول پڑھیں۔[4]

1965ء میں لائل پور آ گئے وہاں جامعہ قادریہ میں مولانا ولی النبی سے تصریح اور اقلیدس اور مولانا مختار سے سراجی پڑھی ۔اور پھر 1965ء کے آخر میں جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور آ گئے اور اپنے استاد مفتی محمد حسین نعیمی کے حکم کے مطابق فنون کی کتابوں کی تکمیل کے بعد دسمبر 1965 سے جامعہ نعیمیہ میں پڑھانا شروع کیا۔[5]

iii. تدریس

1966ء سے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی تدریس کا آغاز ہوا۔ پہلے سال کتب منطق میں سے میر زاہد، ملاجلال، رسالہ قطبیہ، کتب فلسفہ میں سے میبذی، صدرا، شمس بازغہ، کتب بلاغت میں سے مختصر المعانی، مطول، نحو میں سے شرح جامی، حاشیہ عبدالغفور، علم کلام میں سے شرح عقائد، خیالی تدریس کے لیے دی گئی۔اور اپنی فرمائش سے مشکوٰۃ شریف کی تدریس شروع کی چار سال تک مکمل مشکوٰۃ پڑھائی، اور اس کی شرح اشعۃ اللمعات، بالاستیعاب پڑھی اور مرقاۃ المفاتیح بھی زیر مطالعہ رہی۔علامہ سعیدیؒ صاحب کہتے ہیں کہ منطق و فنون کی کتابوں میں حافظ محمد عطاء بندیالوی صاحب اور حدیث کی بصریت میں عبدالحق محدث دہلوی کا فیضان ہے ۔علامہ صاحب سے مروجہ طریقہ سے دورہ حدیث کی کتب نہیں پڑھیں، صرف عطاء محمد بندیالوی صاحب سے ترمذی شریف پڑھی۔

1970ء سے مکمل دورہ حدیث کی تدریس غلام رسول سعیدیؒ کے سپرد کر دی گئی ۔ترمذی شریف کی تدریس کے لیے تحفۃ الاخوذی التقریر للترمذی کا مطالعہ فرماتے۔ مسلم شریف کی تدریس کے لیے علامہ یحییٰ بن شرف نووی کی شرح صحیح مسلم اور نواب محمد صدیق حسن خان القنوجی کی السراج الوھاج فی کشف مطالب مسلم بن الحجاج، کا مطالعہ فرماتے ۔ صحیح بخاری کی تدریس کے لیے عمدۃ القاری اور فتح الباری سے مدد لیتے۔[6]

iv. اداروں میں رکنیت

رویت ہلال کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے 1991ء سے 1992ء تک کام کرتے رہے ہیں۔اس کے علاوہ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے فروری 1997ء سے فروری 2000ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔اور مختلف فقہی و شرعی مسائل کے حل کے لیے منتخب کمیٹی کے رکن کے طور پر کام کرتے رہے۔ان مسائل میں بیمہ کو اسلامی اصولوں پر مرتب کرنے جیسے اہم کام میں حصہ لیا۔[7]

v. وفات

جامع نعیمیہ کراچی کے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی اپنی زندگی کی 79 بہاریں دیکھنے کے بعد 4 فروری 2016ء اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے،علامہ سعیدی کو جامع مسجد اقصیٰ کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

2. تبیان الفرقان کا تعارف

علامہ سعیدیؒ نے اپنی اس شہرہ آفاق تفسیر میں اسلام کے عقائد اور احکامات کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔اسلام کے تمام مسلمہ عقائد پر دلائل فراہم کیے ہیں،اور احکام اور مسائل پر مشتمل آیات میں خصوصیت کے ساتھ حنفی مذہب کا تذکرہ کیا ہے اور اجمالاً دیگر مذاہب کو بھی شامل کیا ہے،اور احادیث کی کثرت سے اس تفسیر کو مزین کیا ہے۔جدید مسائل میں اپنا منفرد نقطہ نظر بھی ذکر کیا ہے اور جہاں ہم عصر علماء سے فکری اختلاف کیا ہے اس میں تفصیل سے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے۔

i. سبب تالیف

سبب تالیف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جن احباب نے اس مختصر تفسیر کی فرمائش کی ان میں سر فہرست صاحبزادہ محمد حفیظ البرکات شاہ زیدہ شرفہ، حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ الحاج پروفیسر منیب الرحمٰن مدظلہ،ادارہ ضیاء القرآن کے پروف ریڈر حافظ محمد اکرم ساجد مدظلہ محترم و مکرم جناب مختار احمد (انچارج ضیاء القرآن پبلی کیشنز،کراچی) اور میرے محبوب اور سعادت مند معتقد سید عمیر الحسن البرنی حفظہ اللہ ہیں۔یہ احباب کہتے تھے کہ تبیان القرآن بارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور عام قاری کے لیے اس کتاب کو خریدنا اور پھر اس کا مطالعہ کرنا بہت مشکل ہے اس لیے ضروری ہے کہ تبیان القرآن کے جامع مضامین پر مشتمل ایک مختصر تفسیر لکھ دی جائے اور یہ کتاب زیادہ سے زیادہ چھ یا سات جلدوں پر مشتمل ہو،اس ضرورت کے پیش نظر صحیح البخاری کی شرح سے فارغ ہونے کے بعد میں نے عزم کیا کہ میں قرآن مجید کی ایک مختصر تفسیر لکھوں،میں یکم رجب ۱۴۳۵ھ یکم مئی 2014 کو صحیح البخاری کی شرح نعم الباری کی تکمیل سے فارغ ہوا اور ۲ رجب ۱۴۳۵ھ / 2 مئی 2014ء بروز جمعۃ المبارک میں نے تفسیر تبیان الفرقان کا افتتاح اور آغاز کر دیا جس میں نہ صرف تبیان القرآن کے مضامین مختصر طور پر مذکور ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ مضامین کا اضافہ بھی ہو گا اور اس تفسیر میں بعض آزاد خیال مفسرین کی تفسیروں پر تبصرہ بھی ہو گا۔

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کتاب کو مکمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور اس مختصر تفسیر کو اپنی بارگاہ میں مقبول،مشکور اور مسعود فرمائے اور مجھے اور اس کتاب کے تمام معاونین اور قارئین کو دنیا اور آخرت کی ہر خیر اور ہر نعمت ہمیں نصیب فرمائے۔[8]

i. مقدمہ کے مباحث

علامہ سعیدیؒ نے تفسیر تبیان الفرقان کے مقدمہ کو بصائر التفسیر کا نام دیا ہے اور مقدمہ میں جن امور کا احاطہ کیا ہے ان

میں قرآن مجید کے لغوی اور اصطلاحی معنی کی وضاحت، اسماء قرآن، فضائل قرآن میں وارد احادیث، مراحل جمع قرآن اور ان کی کیفیات اور تفسیر و تاویل اور ان کے لغوی و اصطلاحی معنی کی وضاحت اور فرق کا ذکر فرمایا ہے۔ ضرورت تفسیر کے ساتھ مفسرین کے طبقات کا تذکرہ فرمایا اور ناسخ و منسوخ کی بحث ذکر کی ہے اور وقوع نسخ کے منکرین کے دلائل اور ان کے جوابات ذکر کیے ہیں۔

ii. ترجمہ قرآن

علامہ سعیدیؒ نے تبیان الفرقان میں قرآن مجید کا سہل ترجمہ کیا ہے اور ادب رسالت ﷺ اور مقام انبیاء کا خیال کرتے ہوئے قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ترجمہ کا نام نور العرفان ہے اس کا تذکرہ علامہ غلام رسول سعیدیؒ مقدمہ تفسیر میں ان الفاظ سے کرتے ہیں:

اس کا ترجمہ بھی میں دوبارہ از خود کر رہا ہوں اور کوشش یہ ہے کہ تبیان الفرقان میں قرآن مجید کا ترجمہ تبیان القرآن میں مذکور ترجمہ سے زیادہ آسان اور زیادہ سہل ہو اور اس ترجمہ کا نام میں نے "نور الفرقان" تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے تبیان الفرقان کو لکھنے اور مکمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے تا کہ زیادہ سے زیادہ قارئین اس سے استفادہ کر سکیں، اللہ تعالیٰ میرے اس عزم کو پورا فرمائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز میں اہلِ سنت کے متقدمین مترجمین سے استفادہ کروں گا اور خود بھی غور و فکر کر کے پوری کوشش کے ساتھ ان شاء اللہ احادیث کی روشنی میں سہل سلیس اور رواں ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔[9]

3. تفسیری اسلوب و منہج

تفسیر تبیان الفرقان کا تفسیری منہج کئی نکات پر مشتمل ہے جن میں سے چند اہم نکات درج ذیل ہیں

i. الفاظ کے لغوی اور شرعی معانی کی وضاحت

علامہ غلام رسول سعیدیؒ نے اپنی تفسیر میں الفاظ کے لغوی و اصطلاحی اور شرعی معانی کی وضاحت فرمائی ہے جیسا کہ درج ذیل مقامات پر الفاظ کی لغوی و شرعی وضاحت دیکھی جاسکتی ہے۔

الغیب

الراغب الاصفہانی المتوفی 502ھ کے نزدیک:

﴿ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴾[10]

الغَیب مصدر ہے، جب کوئی بھی چیز آنکھ سے اوجھل ہو تو اس طرح کہتے ہیں: وہ مجھ سے غائب ہو گئی۔ قرآن پاک میں ن حضرت سلیمان کا قول ذکر ہے:

﴿ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴾[11]

(حضرت سلیمان نے) کہا کیا وجہ ہے کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھ رہا، یا وہ غائب ہونے والوں میں سے ہے۔

اسی طرح حواس سے غائب شدہ چیز یا علم سے پوشیدہ ہو دونوں پر غیب کا اطلاق کیا جاتا ہے، اللہ عز و جل کا ارشاد ہے:

﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴾ [12]

(وہی) ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کو جاننے والا ہے اور وہ نہایت حکمت والا اور بے حد خبر رکھنے والا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ﴾[13]

جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

غیب سے مراد وہ چیزیں جو انسان کے ادراک میں نہیں آسکتیں اور عقل بداہۃ اس کا تقاضا بھی نہیں کرتی یہ صرف نبیوں کے اطلاع دینے سے حاصل ہوتی ہیں۔ (جیسے اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، جنات اور ملائکہ)۔[14]

ii. مناسبات سور کا تذکرہ

علامہ غلام رسول سعیدیؒ سورتوں کے تعارف میں ان کی ماقبل سورت کے ساتھ مناسبت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ اور سورہ آل عمران کی باہمی مناسبت یوں ذکر کرتے ہیں۔

(1) سورۃ البقرۃ اور سورہ آل عمران دونوں کی ابتداء قرآن مجید کے ذکر سے ہے، سورۃ البقرۃ میں مذکور ہے: (الم ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لا رَیْبَ فِیهِ)[15]: اور سورہ آل عمران کی ابتداء میں مذکور ہے: (نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ)[16]

(2) سورۃ البقرۃ میں مومنین، منافقین، یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار کے احوال کا ذکر ہے اور سورہ آل عمران میں اُن لوگوں کا تذکرہ ہے جو آیات متشابہات کی غلط اور باطل تاویل میں پڑتے ہیں اور مومنین جو آیات متشابہات کی تاویل کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیتے ہیں۔

(3) ان دونوں سورتوں میں حضرت آدم اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق کا تذکرہ ہے۔ سورۃ البقرۃ میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا اور سورہ آل عمران میں حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر موجود ہے۔

(4) سورۃ البقرۃ میں یہودِ مدینہ کے مسلمانوں سے مناظروں کا ذکر ہے اور سورۃ آل عمران میں نجران کے عیسائیوں کے نبی ﷺ سے مناظرہ کا ذکر ہے۔

(5) ان دونوں سورتوں کے آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی تعلیم فرمائی ہے، سورۃ البقرۃ میں مذکور ہے: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾[17] اور سورۃ آل عمران میں مذکور ہے: ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ﴾[18]

علامہ غلام رسول سعیدیؒ نے دونوں صورتوں کے درمیان مندرجہ بالا پانچ مناسبات کا تذکرہ کیا۔[19]

iii. اہل لغت اور شارحین حدیث کے اقوال سے استفادہ

علامہ سعیدیؒ اس تفسیر میں الفاظ کی وضاحت لغت سے بھی کرتے ہیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں حدیث اور شارحین حدیث کے اقوال سے الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

علمائے لغت کے نزدیک "البَحِيرَة، السَّائِبَة، الوَصِيلة اور الحام" کے معانی:

بحیرۃ

اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کا کان چیرا ہوا ہوتا ہے۔ امام ابو عبید نے کہا ہے: اونٹنی کے پانچ بچے جننے کے بعد آخری بچہ نر ہو تو اس کے کان کو چیر دیا جاتا ہے اور اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے، کوئی اس پر سواری نہ کرتا اور نہ کوئی اس کا دودھ دوہتا تھا اور نہ اس کو کسی چراگاہ سے بھگایا جاتا تھا اور نہ اس کو پانی سے دور کیا جاتا تھا۔ یہ حضرت ابن عباس کی تفسیر ہے۔ اور دوسروں نے کہا کہ جب اونٹنی کے پانچ بچے ہو جاتے تو پانچویں بچہ میں غور و فکر کیا جاتا، اگر وہ نر ہوتا تو اس کو ذبح کر کے کھا لیتے تھے، اور اگر مادہ ہوتی تو اس کا کان چیر دیتے اور اس کو چھوڑ دیتے، وہ زمین پر چرتی اور پھرتی، نہ اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ اس کا دودھ دوہا جاتا اور یہی "البَحِيرَة" ہے۔

السائبۃ

ایک قول یہ ہے کہ جب کوئی مرد کسی سفر سے واپس آتا یا کسی نعمت کا شکر ادا کرتا تو ایک اونٹ کو چھوڑ دیتا اور اس پر سواری نہ کی جاتی اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جاتا جو "البحیرۃ" کے ساتھ کیا جاتا، اور یہی امام ابو عبید کا قول ہے۔ اور دوسرا قول ہے کہ "سائبۃ" اس

اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جو دس اونٹنیاں جنتی۔

الوصیلة

الفراء نے کہا: یہ وہ بکری ہے جو سات بچے جنتی اور جب اس کے آخر میں ایک نر ہوتا تو وہ کہتے تھے کہ یہ اپنے بھائی کے ساتھ مل گئی اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کرتے جو سائبہ کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور الزجاج نے کہا: یہ وہ بکری ہے کہ جب وہ کوئی نر بچہ جنتی تو وہ ان کے معبودوں کے لیے ہوتا اور جب وہ کوئی مادہ جنتی تو وہ ان کے لیے ہوتا۔ اور حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ وہ بکری ہے جو سات بچے جنتی ہے اور جب ساتواں بچہ مادہ ہوتا تو عورتیں اس سے فائدہ نہیں اٹھاتی تھیں حتی کہ وہ مر جاتی، پھر اس کو مرد بھی کھاتے اور عورتیں بھی کھاتیں۔ اور ابن قتیبہ نے کہا: اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو ذبح کر لیا جاتا اور صرف مرد اس کو کھاتے عورتیں نہیں کھاسکتی تھیں، وہ کہتے تھے (وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا)[20] جو بچہ ان مویشیوں کے پیٹ میں ہے وہ ہمارے مردوں کے ساتھ مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔

الحام

ابن عطیہ نے کہا کہ یہ وہ نر اونٹ ہے جس کی پشت سے دس بچے پیدا ہوتے ہیں، پھر وہ کہتے تھے کہ اب اس کی پشت سے مزید بچوں کی پیدائش منع ہو گئی ہے، پھر وہ اس کو اسی طرح چھوڑ دیتے جس طرح سائبہ کو چھوڑ دیا جاتا، اور یہی حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود کا قول ہے، اور اسی کی طرف امام ابو عبید کا میلان ہے۔[21]

"البحیرۃ، السائبۃ، الوصیلۃ اور الحام" کے معانی کے متعلق احادیث:

سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ مشرکین "البحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کا دودھ بتوں کا (تقرب حاصل کرنے کے لیے) روک دیا جاتا تھا، پس لوگوں میں سے کوئی شخص بھی اس کا دودھ نہیں دوہتا تھا، اور "السائبہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کو وہ اپنے بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے، اس کے اوپر کوئی بوجھ نہیں لادا جاتا تھا، ابن المسیب نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا (یعنی خواب میں دیکھا)، وہ اپنی آنتوں کو دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا، اور وہ پہلا شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر اونٹنیاں چھوڑنے کی رسم نکالی تھی[22]، اور الوَصِیلَة" اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ نر بچہ دیتی، پھر یکے بعد دیگرے دو مادہ بچے دیتی، اور وہ اس کو بھی اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اور اگر وہ یکے بعد دیگرے دو مادہ بچے دیتی تو پھر وہ اس کو بھی "الوصیلۃ" کہتے تھے، اور "الحام" اس نر اونٹ کو کہتے تھے جو معتین مرتبہ جفتی کرتا، پس جب وہ متعین مرتبہ جفتی کر لیتا تو وہ اس اونٹ کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور اس کو بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے، اور اس پر کوئی بوجھ نہیں لادا جاتا تھا۔ اور وہ اُس اونٹ کو الحامی" کہتے تھے۔

iv. تفسیری مآخذ

علامہ سعیدیؒ نے اس تفسیر میں فقہ حنفی کے دلائل کو کثرت سے بیان کیا اور بالخصوص ابو منصور ماتریدی کی کتاب تاویلات اہل السنۃ سے دلائل ذکر کیے ہیں اس کا تذکرہ علامہ صاحب نے درج ذیل الفاظ سے کیا؛

جب امام ابو منصور الماتریدی المتوفی ۳۳۳ھ کی تفسیر تاویلات اہل السنۃ طبع ہو کر میرے پاس پہنچی تھی اس وقت تفسیر تبیان القرآن اپنی تکمیل کے مدارج طے کر رہی تھی اور اس صورت میں میرے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ میں امام ماتریدی کی تفسیر کے تمام نکات کو تبیان القرآن میں درج کر دیتا، اس لیے میری شدید خواہش تھی کہ میں کسی موقع پر اپنی تفسیر میں اس سے استفادہ کروں کیونکہ میں تبیان القرآن میں امام رازی کی " تفسیر کبیر سے اکتساب فیض کر رہا تھا جب کہ امام رازی شافعی المذہب ہیں اور امام ماتریدی حنفی المذہب ہیں اور امام ماتریدی کی تفسیر سے استفادہ نہ صرف میرے لیے زیادہ باعث سعادت ہوگا بلکہ ہمارے قارئین کو بھی اس سے فقہ حنفی کی حقانیت پر مزید بہ

افراط مضبوط دلائل حاصل ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے امام ماتریدی کی تفسیر سے اکتساب فیض کا موقع مہیا کیا تو میں نے چاہا کہ اس مختصر تفسیر کا نام "تبیان الفرقان" رکھوں۔[23]

v. مسلکی اور مذہبی وسعت نظری

علامہ غلام رسول سعیدیؒ جب کسی تفسیر پر استدراک وارد کرتے ہیں تو بطور استدلال تمام مکاتب فکر کے علماء و مفسرین کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ جیسا کہ مسلمان عورتوں کے ساتھ یہود و نصاریٰ کے نکاح کے عدم جواز پر حنفی مفسرین کے علاوہ شوافع مالکی، حنبلی، شیعہ اور اہل حدیث مفسرین کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔

vi. نقد و استدراک

علامہ سعیدیؒ نے اس تفسیر کے مقدمہ میں اس بات کی وضاحت کی تھی کہ اپنی اس تفسیر میں علماء کے افکار کا جائزہ پیش کریں گے۔ اس حوالہ سے انہوں نے اپنی اس تفسیر میں کئی مقامات پر ایسے افکار کو ذکر کر کے ان کے جواب میں مختلف آیات قرآنیہ، احادیث، مفسرین کے اقوال اور دیگر شہادتیں پیش کی ہیں۔علامہ غلام رسول سعیدیؒ دیگر مفسرین کی تفاسیر کا تذکرہ کرتے ہیں اور متقدمین کے اختلاف کو تسامح قرار دیتے ہیں اور اپنے ہم عصر علماء کو آزاد خیال علماء سے تعبیر کرتے ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سورۃالنساء کی آیت ۱۵۹ کے تحت چالیس معتبر اور مستند مفسرین کے حوالہ جات سے اصح ترین قول ذکر کیا ہے کہ تمام اہل کتاب وفات عیسیٰ علیہ السلام سے قبل آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اگرچہ چالیس سے زیادہ تفاسیر میں اس طرح مذکور ہے لیکن چونکہ شرعا چالیس کے عدد کی خاص اہمیت ہے، اس لیے ہم نے صرف چالیس تفاسیر کے حوالہ پر اکتفاء کیا ہے لہٰذا امین احسن اصلاحی کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے کہ سیدنا محمد ﷺ کی رحلت سے قبل تمام یہودی آپ پر ایمان لے آئیں گے، کیونکہ اس آیت کے سیاق و سباق میں آپ ﷺ کا تذکرہ ہی نہیں ہے[24]۔

vii. قدیم مفسرین سے استدلال

علامہ غلام رسول سعیدیؒ جس تفسیر پر استدراک وارد کرتے ہیں اس کی تحقیق قدیم تفاسیر سے کرتے ہیں اور اگر مذکورہ تفسیر قدیم مفسرین میں سے کسی تفسیر کے مطابق ہو اس کی وضاحت کرتے ہیں اور پھر اس کے رد میں اپنی آراء اور دیگر مفسرین کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

viii. معاصر مفسرین سے استدلال

علامہ غلام رسول سعیدیؒ جب کسی تفسیر پر نقد کرتے ہیں تو اس نقد پر استدلال ہمعصر علماء کی تفسیر سے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اور ایسے علماء کی تفسیر سے بھی استدلال کرتے ہیں جن کو آزاد خیال علماء کی صف میں شامل کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃالبقرہ آیت نمبر 25 کی تفسیر میں شجر ممنوعہ کی وضاحت میں جاوید احمد غامدی کی تفسیر پر نقد کرتے ہیں اور بطور استدلال شیخ امین احسن اصلاحی کی تفسیر پیش کرتے ہیں۔

ix. لغت اور عرف سے استدلال

علامہ غلام رسول سعیدیؒ نقد و استدراک میں اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ جس تفسیر پر نقد کر رہے ہیں لغت و عرف اور شریعت کے لحاظ سے جو کمی رہ گئی اس کو بیان کر دیا جائے۔

x. کتب ساویہ سے استدلال

علامہ غلام رسول سعیدیؒ جب کسی تفسیر پر استدراک وارد کرتے ہیں تو اس بات کے دلائل دیگر آسمانی کتب سے بھی پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ طور پہاڑ کے بنی اسرائیل پر معلق ہونے پر بطور استدلال تورات کی شرح تالمود سے استدلال پیش کیا ہے۔فرماتے ہیں

"غیر مسلموں کے ہاں بھی بنی اسرائیلیوں کے متعلق یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ کوہِ طور کو ان کے سروں پر لا کھڑا کیا تھا: تورات کی مشہور اور نہایت مستند شرح تالمود میں مذکور ہے: ''حق تبارک و تعالی نے ان پر کوہ سینا کو پلٹا دیا۔ جیسے کوئی بڑا برتن پلٹ دیا جاتا ہے، اور کہا کہ ان اگر تم توریت کو قبول کرتے ہو جب تو خیر ورنہ سب یہیں دفن ہو کر رہ جاؤ گے" [25]۔

xi. مفسرین کے اقوال کی کثرت

علامہ غلام رسول سعیدیؒ نقد و استدراک میں اپنی تفسیر پر بطور استدلال کثرت سے مستند مفسرین کی آراء نقل کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات چالیس تک مفسرین کے اقوال نقل کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ النساء آیت نمبر 159 کی تفسیر میں امین احسن اصلاحی کی تفسیر پر نقد وارد کرتے ہوئے چالیس مفسرین کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

xii. تاریخ سے استدلال

علامہ غلام رسول سعیدیؒ جب کسی تفسیر پر نقد کرتے ہیں تو بطور استدلال تاریخی شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ سفر معراج کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں " جمہور مفسرین کے نزدیک اسراء اور معراج کا واقعہ ایک ہی رات میں پیش آیا اور وہ ستائیس رجب تھی" [26]۔

xiii. عاجزی اور تقصیر کا بیان

علامہ غلام رسول سعیدیؒ تمام تر علم و فضل کے باوجود اپنی کوتاہی اور تقصیر کا تذکرہ کرتے ہیں اور اپنی بیان کردہ تفسیر میں اچھائی کا پہلو تلاش کرنے کی دعوت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اس تمام عمل کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

حمد و صلوۃ کے بعد ! میں نے تبیان الفرقان میں تفسیر کے مباحث ذکر کئے ہیں اور رسول معظم کی احادیث کو جمع کیا ہے جو عذاب سے ڈرانے والی ہیں اور ثواب کی بشارت دینے والی ہیں، میں نے اپنے دل میں اس عظیم کام کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھایا۔ ہے، پس میں نے آیات کی جو تفسیر اور تقریر کی ہے اس میں کوئی شخص صواب کا پہلو تلاش کرے اور جو مجھ سے تقصیر اور خطا ہو گئی اس میں مجھ کو معذور قرار دے اور میں اپنے آپ کو خطاء اور نسیان سے بری نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسا ہے اور وہ بہت مغفرت فرمانے والا ہے کیا خوب مالک ہے اور کیا خوب مددگار ہے ! [27]

4. نتائج تحقیق

1. تفسیر تبیان القرآن میں فقہی مذاہب سے راہ نمائی لی گئی ہے لیکن حنفی سے دلائل کثرت سے ذکر کیے ہیں۔
2. تفسیر کے مقدمہ میں علوم القرآن پر بحث کی گئی ہے۔
3. اس تفسیر میں سہل اور سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔
4. الفاظ کے لغوی اور شرعی معانی کی وضاحت کی وضاحت کی گئی ہے
5. مناسبات سور کا تذکرہ اس تفسیر کی خاصیت ہے۔
6. کئی مقامات پر تفسیر بالحدیث کی گئی ہے۔
7. اس تفسیر میں تاریخ سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔
8. اس تفسیر میں عرف سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔
9. وضاحت و تبیین کے لیے مفسرین کے اقوال کی کثرت اس تفسیر میں موجود ہے۔
10. مفسرین کی آراء پر نقد و استدراک اس تفسیر میں کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

[1] ۔ سعیدیؒ، غلام رسول، تبیان الفرقان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، مئی 2015، ص: 1/ 43

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, Zia al-Quran Publications Lahore, May 2015, p: 1/43

[2] ۔ سعیدیؒ، غلام رسول، تبیان الفرقان، ج 1، ص: 1/ 43

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, Vol. 1, p: 1/43

[3] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص: 1/ 46

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/46

[4] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص: 1/ 48

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/48

[5] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص: 1/ 49

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/49

[6] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص: 1/ 50

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/50

[7] ۔ ماہنامہ ترجمان القرآن، بابت ماہ اپریل 1999ء، لاہور

Monthly Tafseer-e-Quran, April 1999, Lahore

[8] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص: 1/ 88-87

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/87-88

[9] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص: 1/ 87

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/87

[10] ۔ البقرہ: 2/ 3

Al-Baqarah: 2/3

[11] ۔ النمل: 27/ 20

An-Naml: 27/20

[12] ۔ الانعام: 7/ 73

Al-In'am: 7/73

[13] ۔ البقرہ: 2/ 3

Al-Baqarah: 2/3

[14] - اصفہانی ،ابو القاسم الحسین بن محمد المعروف راغب اصفہانی،المفردات فی غریب القرآن ، مکتبہ نزار مصطفی الباز، مکہ مکرمہ 1418ھ، ص: 2/475

Asfahani, Abu al-Qasim al-Hussein bin Muhammad al-Ma'roof Raghib

Asfahani, Al-Mufredat fi Ghareeb al-Quran, Maktaba Nazar Mustafa al-Baz, Mecca 1418H, p: 2/475

[15] ۔البقرۃ:2/2

Al-Baqarah: 2/2

[16] ۔آل عمران:3/3

Aal-e-Imran: 3/3

[17] ۔سورۃ البقرہ:2/286

Surah Al-Baqarah: 2/286

[18] ۔سورۃ آل عمران:3/193

Surah Aal-e-Imran: 3/193

[19] - سعیدی ،غلام رسول سعیدی،تبیان الفرقان ،ص:605/1

Saeedi, Ghulam Rasool Saeedi, Tibyan al-Furqan, p: 1/605

[20] ۔سورۃ الانعام:6/139

Surah Al-In'am: 6/139

[21] -سعیدی، غلام رسول سعیدیؒ،تبیان الفرقان ،ص:225/2

Saeedi, Ghulam Rasool Saeedi, Tibyan al-Furqan, p: 2/225

[22] ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، رقم الحدیث:3521

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Hadith number: 3521

[23] ۔سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص:1/87

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/87

[24] سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص:1/290

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/290

[25] جیوش انسائیکلوپیڈیا، ص:4/321

Jewish Encyclopedia, p: 4/321

[26] ۔الزرقانی، عبدالعظیم، شرح مواہب اللدنیہ، ص:1/355

Al-Zurqani, Abdul Azim , Sharh Muwahib-ul-Luduniya Volume 1 p. 355

[27] ۔سعیدی، غلام رسول، تبیان الفرقان، ص:1/86

Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyan al-Furqan, p: 1/86